Al-Azhār

Volume 9, Issue 2 (July-December, 2023)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/21
URL https://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/494
Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.12689758

Title The Dependence of the Caliphate with Ali (R.A) Research review of related Arguments regarding of Tafseer Mazhari

Author (s): Dr Saeed Ur Rahman,Jahan zaib Iqbal,Tabiullah

Received on: 26 June, 2023
Accepted on: 27 November, 2023
Published on: 25 December, 2023

Citation: Dr Saeed Ur Rahman,Jahan zaib Iqbal,Tabiullah." "The Dependence of the Caliphate with Ali (R.A) Research review of related Arguments regarding of Tafseer Mazhari,"" Al-Azhār: 9 No.2 (2023):83-96

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

اِنحصار خلافت درذاتِ علی رضی اللہ عنہ

متعلقہ مستدلات کا تحقیقی جائزہ تفسیر مظہری کے حوالے سے

The Dependence of the Caliphate with Ali (R.A) Research review of related Arguments regarding of Tafseer Mazhari

[1]Dr Saeed Ur Rahman
[2] Jahan zaib Iqbal
[3] Tabiullah

Abstract

The problem of khilafat has always been a controversial and big issue between Sunni and Shia schools of thought. After passing Hazrat Muhammad (PBUH), Ahle Sunnat accepted Hazrat Abu Bakar (R.A), Hazrat Umar (R.A), Hazrat Uthman (R.A), and Hazrat Ali (R.A) as correct and righteous persons for Caliphate according to the existing order, while Shia school of thought consider only Hazrat Ali (R.A) as the correct and right person for Khilafat, after passing of Prophet (PBUH), and not someone else. They present Verse No:23 of Surah Al-Shura and the related mentioned Hadith of Ibn Abbas (R.A) in their claim.

Hazrat Qazi Sahib has rejected the arguments of the Shia school of thought in many ways while the above verse and the above-mentioned verse have been interpreted satisfactorily .

So after reading this article, many problems will be solved.

Keywords: *khilafat, Sunni, controversial, Shia, schools of thought.*

1 *Lecturer IBMS The University of Agriculture Peshawar, Email: msaeedkhalil@gmail.com ,ORCID id: https://orcid.org/0000-0003-3391-7168*

2 *M.Phil ,Scholar , Shaykh Zayed Islamic Centre (SZIC) , UOP*

3 *M.Phil ,Scholar , Shaykh Zayed Islamic Centre (SZIC) ,UOP*

تعارف موضوع

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد امت میں چند بنیادی بڑے مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ خلافت کا مسئلہ تھا۔یہی وجہ ہے صحابہ کرام نے پہلے یہ معاملہ حل کیا پھر آپ علیہ السلام کی تدفین فرمائی۔البتہ اس معاملہ میں دو بنیادی طبقے بن گئے۔ایک طبقہ جو کہ اہل سنت والجماعت کا ہے ان کا عقیدہ اور نظریہ یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کے بعد خلافت کا معاملہ آپ علیہ السلام کے خانفانی اور وراثتی معاملات میں سے نہیں ہے۔اور نہ ہی آپ علیہ السلام نے کسی کو اپنا جانشین بنایا ہے۔اور اگر بالفرض بنایا بھی ہے اشارتاً، تو وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

جبکہ دوسری طرف اہل تشیع کا کہنا ہے کہ آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی خلافت کے حقدار ہیں۔اور آپ علیہ السلام نے آپ رضی اللہ عنہ ہی کے لئے وصیت کی تھی۔اس لئے وہ حضرت علی کو وصی رسول اور خلیفہ بلا فصل مانتے ہیں۔اور خلفاء ثلاثہ کو نعوذ باللہ غاصب سمجھتے ہیں۔اور وہ اپنے اس دعوے میں قرآن پاک کی سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 23 سے اور اس ضمن میں حدیث ابن عباس سے استدلال کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بعض لوگ اس معاملہ میں تشویش کا شکار ہوتے ہیں۔

حضرت قاضی ثناءاللہ پانی پتیؒ نے اپنی معروف تفسیر "التفسیر المظہری" میں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوتے اس پورے معاملہ کی وضاحت کرکے اہل سنت والجماعت کے نظریہ کو تفصیل کے ساتھ سمجھایا ہے۔اور اہل تشیع کے مستدلات کا تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے۔چنانچہ آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہیں؛

"قُلْ لا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى" الآية ۔"۔[1]

اے محمد ﷺ آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہیں جو تبلیغ اور بشارت دیتا ہوں اس پر تم سے کوئی اجر یعنی نفع کا سوال نہیں کرتا، سوائے قرابت کی محبت کے"۔

یہ المودۃ سے حال ہے، مطلب یہ ہے مگر یہ کہ تم مجھ سے محبت رکھو میری اس قرابت کی وجہ سے جو میری تم سے ہے،اور یہ جملہ معترضہ ہے۔[2] امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں عبدالملک بن میسرۃ کی سند سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں؛میں نے طاؤس کو یہ فرماتے ہوئے سنا؛کہ ابن عباسؓ سے "إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى" کے بارے میں پوچھا گیا،

توسعید بن جبیرؒ نے کہا کہ القربیٰ سے مراد اٰل محمد ﷺ ہیں، توابن عباسؓ نے کہا آپ نے جلدی کی۔ کیونکہ آپ ﷺ کی قرابت کا رشتہ قریش کے ہر بطن میں موجود تھا اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ ؛"مگر یہ کہ میرے اور تمہارے درمیان جو قرابت ہے اس کو قائم رکھو"۔[3] امام بغوی کہتے ہیں اسی طرح امام شعبیؒ نے بھی ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے "الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبىٰ" کا معنی بیان کیا کہ تم میری قرابت کا خیال رکھو اور مجھ سے محبت کرو، اور میرے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ اور اسی (مطلب) کی طرف امام مجاہد، عکرمہ، مقاتل، سدّی اور ضحاک بھی گئے ہیں۔[4] عکرمہ کہتے ہیں، میں تمہیں جو دعوت دیتا ہوں اس پر تم سے کوئی اُجر کا مطالبہ نہیں کرتا، مگر میرے اور تمہارے درمیان جو رشتہ قرابت ہے تم اس کی حفاظت کرو اور اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے جو کذاب لوگ کہا کرتے ہیں۔ امام بغویؒ کہتے ہیں بعض کا قول ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے یہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تھی۔ مشرکین مکہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچاتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ اور انہیں حکم دیا رسول پاک ﷺ سے محبت اور صلہ رحمی کا، پھر جب آپ ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی، اور مدینہ کے انصار نے آپ ﷺ کو ٹھکانہ دیا۔ اور آپ ﷺ کی ہر ممکن مدد کی، اللہ تعالیٰ کو یہ پسند آیا کہ آپ ﷺ کو بھی دیگر انبیاء کے ساتھ ملادے، جس طرح کہ انہوں نے اپنی اپنی امت سے یہ کہا تھا کہ :

" وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ"۔ [5]

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا- " قُلْ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً"میں یہ پہلا حکم منسوخ ہو گیا اس آیت مبارکہ کے ساتھ اور اللہ پاک کے اس ارشاد کے ساتھ " قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ"-[6]اور اس کے علاوہ دوسری اس قسم کی آیات کے ساتھ اور اسی رائے کو اختیار کیا ہے ضحاک بن مزاحم نے اور حسین بن فضل نے۔ امام بغویؒ فرماتے ہیں کہ یہ قول بہتر نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ سے محبت کرنا اور ان کو تکلیف دینے سے رکنا، اور اسی طرح ان کے آل سے محبت فرائضِ دین میں سے ہے۔[7] میں کہتا ہوں (قاضی ثناؤاللہ پانی پتیؒ) اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اقارب یعنی آلِ رسول ﷺ سے محبت اصل فریضہ ہے جو کہ نسخ کا احتمال نہیں رکھتا، کیونکہ حدیث شریف میں ہے۔ حضرت اُنسؓ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں ہو جاؤں اس کو زیادہ محبوب۔ اس کے باپ سے بھی اور اس کی اولاد سے بھی اور تمام لوگوں سے"۔ اور حضرت اُنسؓ ہی سے

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص کے اندر وہ موجود ہوں۔ان کی بدولت وہ شخص ایمان کی حلاوت کو پائے گا۔ جس شخص کے نزدیک اللہ اور اس کے رسول ﷺ باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں۔ اور جو کسی بندے سے اللہ ہی کے لئے محبت رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ کسی شخص کو کفر سے نکالنے کے بعد وہ کفر میں دوبارہ پڑنے کو اس طرح ناپسند کرے جیسا کہ آگ میں پڑنے کو ناپسند کرتا ہے ان دونوں حدیثوں کو شیخین (امام بخاری اور مسلم) نے صحیحین (بخاری و مسلم) کے اندر ذکر کیا ہے۔[8] اور اسی پر اجماع بھی واقع ہے البتہ یہ ممکن ہے کہ یوں کہا جائے کہ منسوخ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اُجر کی طلب کا جو حکم دیا تھا۔ اور ابن نجیح نے امام مجاہد کے حوالہ سے عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کیا ہے اس آیت کے معنی بیان کرنے میں: مگر یہ کہ تم اللہ سے محبت رکھو اور ان کے ہاں قرب حاصل کرو اس کی اطاعت کرنے کے ساتھ۔[9] اور یہ حسن بصریؒ کا بھی قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ وہ اللہ کا قرب ہے فرماتے ہیں کہ مگر یہ کہ قرب پانا اللہ کا، اور اس کی محبت ہے اطاعت اور نیک عمل کے ساتھ۔[10] بعض کہتے ہیں کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ مگر یہ کہ تم میری قرابت اور میری اولاد سے محبت رکھو۔ اور ان میں میرا خیال رکھو۔ اور یہ سعید بن جبیر اور عمرو بن شعیب کا قول ہے۔[11] ابن ابی حاتم اور طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے؛ صحابہ کرام نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ ان لوگوں میں سے آپ ﷺ کی قرابت والے کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ علی اور فاطمہ اور ان کے دو بیٹے (یعنی حسن اور حسین)۔[12]

اہل تشیع کا استدلال

روافض نے مذکورہ حدیث کی روشنی میں اس آیت سے خلافت کے حضرت علیؓ کی ذات میں منحصر ہونے پر استدلال کیا ہے اور خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم اَجمعین کی خلافت کے باطل ہونے پر۔

ان کے استدلال کی صورت یہ ہے، وہ کہتے ہیں؛ کہ اس حدیث کے ساتھ اس آیت سے علیؓ کی محبت واجب ہو گئی۔ اور علیؓ کے علاوہ کی محبت واجب نہیں ہے اور محبت کے واجب ہونے سے اطاعت کا واجب ہونا لازم آتا ہے۔ پس وہی (یعنی علیؓ) ہی امام ہیں نہ کہ دوسرا کوئی۔[13]

وجوہ بطلان

اور ان کا یہ قول کئی وجوہ سے باطل ہے۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے اس کی سند میں حسین الاشعری انتہائی غالی شیعہ ہے۔ اور یہ آیت مکی ہے جب کہ اس وقت حضرت فاطمہؓ کی ولادت بھی نہیں ہوئی تھی۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ: ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ بے شک علی اور فاطمہ اور ان کے دو بیٹوں (حسن اور حسین) کی محبت واجب ہے لیکن ہم یہ تسلیم نہیں کرتے، کہ ان کے علاوہ کی محبت واجب نہیں۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کی محبت ایمان ہے، اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے اس کو روایت کیا ابن عدی نے حضرت انسؓ سے۔[14] اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو بکر اور عمر کی محبت ایمان کا حصہ ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے اور انصار سے محبت ایمان کا حصہ ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے اور اہل عرب سے محبت ایمان کا حصہ ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے اور جو شخص میرے صحابہؓ کو گالی دے، تو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ اور جس نے ان کے معاملہ میں میری حفاظت کی تو میں قیامت کے دن اس کی حفاظت کروں گا، روایت کیا ہے اس کو ابن عساکر نے حضرت جابرؓ سے۔[15] اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انصار سے محبت ایمان کی نشانی ہے، اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے روایت کیا ہے اس کو امام نسائی نے [16]۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش سے محبت ایمان ہے، اور ان سے بغض کفر ہے اور اہل عرب سے محبت ایمان ہے اور ان سے بغض کفر ہے اور جس نے اہل عرب سے محبت کی اس نے گویا مجھ سے محبت کی، اور جس نے اہل عرب سے بغض رکھا اس نے گویا مجھ سے بغض رکھا۔ روایت کیا ہے اس کو طبرانی نے المعجم الأوسط کے اندر۔[17]

اور ان (روافض) کا یہ کہنا کہ جس کی محبت واجب ہو وہی امام ہوتا ہے اس کی اطاعت فرض ہو جاتی ہے یہ باطل قول ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت مبارکہ ان کی محبت پر دلالت کرتی ہے جن پر زکوۃ حرام ہے اور وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں جو زمانہ جاہلیت اور اسلام میں کبھی جدا نہیں ہوئے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ علی، عقیل، جعفر اور عباس کی اولاد ہیں، اور انہی کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ میں تمہارے درمیان دو مضبوط چیزیں چھوڑ کر جاتا ہوں، اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میرے اہل بیت، تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے معاملہ میں۔ حضرت زید بن اَرقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اس پانی یعنی چشمہ کے پاس جسے خم کہا جاتا ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان پس آپ

ﷺ نے اللہ پاک کی حمد و ثناء بیان کی، اور وعظ و ذکر کے بعد فرمایا خبردار رہو اے لوگو! میں بھی ایک بشر ہوں۔ قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد میرے پاس آجائے، اور میں اس پیغام پر لبیک کہوں۔ اور میں تمہارے درمیان دو مضبوط چیزیں چھوڑ کر جاتا ہوں۔ ان میں سے پہلی چیز اللہ پاک کی کتاب (قرآن) ہے جس میں ہدایت اور نور ہے پس تم پکڑو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو، اور اس کو مضبوطی سے تھام لو۔ پس آپ ﷺ نے کتاب اللہ پر برانگیختہ کیا اور اس کے بارے میں ترغیب دی۔ پھر فرمایا اور میرے اہل بیت (یعنی دوسری چیز اپنے اہل بیت کو چھوڑ کر جاتا ہوں)۔ اپنے اہل بیت کے معاملہ میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔[18]

امام بغویؒ فرماتے ہیں زید بن اَرقمؓ سے کہا گیا کہ آپ ﷺ کے اہل بیت کون ہیں؟ تو آپؓ نے فرمایا: وہ آل علیؓ اور آل عقیلؓ اور آل عباسؓ ہیں۔[19] اگر یہ کہا جائے کہ رسول اللہ ﷺ نے تبلیغ رسالت کے بدلہ میں اپنی اور اپنے اقرباء کی محبت کا سوال کیسے کیا، باوجود اس کے کہ تبلیغ آپ ﷺ پر فرض تھا۔ اور کسی فریضہ کی ادائیگی پر اُجرت طلب کرنا جائز نہیں ہے بلکہ نفلی عبادت پر بھی جائز نہیں ہے، جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی اس آیت کی تفسیر میں " وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ "۔[20] یعنی جو کوئی دنیا کی کھیتی کا طلب گار ہو تو ہم اس میں سے تھوڑا سا اسے دیں گے اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا، اور رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد کہ "فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا، لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ "۔[21] جو ان میں سے۔آخرت کا عمل دنیا کے لئے کرے اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

تو اس اعتراض کے جواب میں ہم یوں کہیں گے رسول اللہ ﷺ نے تبلیغ رسالت پر جس چیز کا سوال کیا اس پر اجر کا اطلاق بطور مجاز اور ہم شکل ہونے کے ہے کیونکہ اُجر حقیقت میں سائل کے لئے وہ ہوتا ہے جو سائل کے لئے نفع بخش ہو۔ اور اس کا سوال کیا گیا ہو اپنی ذاتی نفع کی بناء پر۔ اور یہاں اس طرح نہیں ہے بلکہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت سے اپنی اور اپنے اُقارب کی محبت کا مطالبہ کیا ہے اور اللہ پاک نے انہیں حکم دیا ہے کہ اس کا مطالبہ کریں تاکہ لوگ آپ ﷺ کی محبت سے فائدہ حاصل کریں کیونکہ نبی کریم ﷺ کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے قرب اور اس کی ولایت کا ثمرہ دینے والی ہے اور کمال ایمان کا مؤجب ہے اور اسی لئے میں (قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ) کہتا ہوں کہ بہتر یہ ہے کہ اس مذکورہ آیت کی تفسیر میں یوں کہا جائے: ''میں تم سے کسی اجر کا سوال نہیں کرتا، مگر یہ کہ تم میرے اقرباء اور میرے اہل بیت اور میری اولاد سے محبت کرو'' اور

یہ اس لئے کہ چونکہ آنحضرت ﷺ انبیاء کرامؑ میں آخری نبی ﷺ تھے، اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں، لہذا آپ ﷺ کے بعد دعوت الی اللہ کا فریضہ آپ ﷺ کی امت میں سے علوم ظاہرہ اور باطنہ کے ماہر علماء کو ادا کرنا چاہیے۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا ہے کہ وہ (ﷺ) اپنے امت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ محبت کرنے کا حکم دیں۔ کیونکہ حضرت علی اور آپ کی اولاد میں سے ہونے والے آئمہ کرامؒ کمالاتِ ولایت کے قطب تھے اور اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا" کہ میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے روایت کیا ہے اس کو بزار اور طبرانی نے حضرت جابرؓ سے، اور اس کے شواہد دوسری احادیث میں حضرت ابن عمر، ابن عباس، علی اور آپ کے بھائی سے بھی مروی ہیں اور اس کی تصحیح کی ہے امام حاکم نے۔[22]

یہی وجہ ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ اکثر مشائخ تصوف کے سلاسل کی انتہا ہوتی ہے آئمہ اہل بیت پر۔ اور بہت سارے اولیاء کرام گزرے ہیں سادات عظام میں سے۔ ان میں سے غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر الجیلانی الحسنی الحسینی، اور بہاء الدین نقشبندی، اور السید السند مودود الچشتی، اور سید معین الدین چشتی، اور حضرت أبو الحسن شاذلی اور دوسرے حضرات اور یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں تمہارے درمیان دو مضبوط چیزیں چھوڑ کر جاتا ہوں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری چیز میری اولاد۔[23]

اور اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ یہ استثناء منقطع ہے۔[24] اور أجر اس کے معنی حقیقی میں استعمال ہوا ہے چنانچہ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں تم سے کسی بدلہ کا سوال نہیں کرتا کبھی بھی، لیکن میں تمہیں یاد دلاتا ہوں اپنی قرابت کو۔ جیسا کہ زید بن أرقم کی حدیث میں مذکور ہے۔ "أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي" میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے معاملہ میں۔[25]

اور یہ جو رسول اللہ ﷺ نے اپنی اور اپنے اقرباء کی محبت کا مطالبہ کیا ہے تاکہ امت کو اس سے فائدہ حاصل ہوں۔ اور اس کی تائید اللہ پاک کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے "ومن یقترف حسنة" یعنی جو اچھائی کمائے اور مطلب اس کا رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل بیت کی محبت ہے ورنہ اس جملہ کا گزشتہ عبارت سے کوئی تعلق نہیں البتہ یہ لفظ ''حسنة'' عام ہے ہر قسم کی اچھائی کو شامل ہے جو وہ کمائے تو ہم اس کی اچھائی میں اضافہ کر دیں گے اور یہ اس لئے کہ بے شک آلِ رسول ﷺ کی محبت نبی ﷺ کی محبت میں اضافہ کا سبب ہے اور نبی ﷺ کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت میں اضافہ کا سبب ہے (یعنی آلِ رسول ﷺ کی محبت سے نبی ﷺ کی محبت

حاصل ہوتی ہے اور نبی ﷺ کی محبت سے اللہ کی محبت) اور اٰل رسول ﷺ سے مشائخ طریقت مراد ہیں۔

اور اسی لئے صوفیاء کرام کہتے ہیں کہ : صوفی کو ابتداء فنا فی الشیخ کا مقام حاصل ہوتا ہے پھر فنا فی الرسول کا پھر فنا فی اللہ کا اور فنا سے مراد انتہائی محبت ہے۔ اس طور پر کہ محبوب کے تذکرہ کے وقت اپنے آپ کو بھول جائے یہاں تک کہ محبوب کے علاوہ نہ اپنے آپ کو دیکھے اور نہ کسی دوسرے کو۔ اور نہ محبوب کے علاوہ کسی اثر کو۔

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ آیت مبارکہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی شان میں اتری ہے اور آپؓ کے نبی ﷺ کے ساتھ محبت کے بارے میں ہے۔[26]

امام بخاری نے اپنے صحیح بخاری میں حضرت أبو بکر صدیقؓ کی روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ کا خاص خیال رکھو ان کے اہل بیت کے معاملے میں۔[27]

بے شک اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخش دیتا ہے جو ان کے رسول اور اولیاء سے محبت کرے۔ شاید یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس پاک ارشاد کا "لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر "[28] یعنی آپ ﷺ کے اولیاء اور دوستوں کے گناہوں کو یعنی اپنی اطاعت اور محبت کرنے والوں کا بڑا قدردان ہے۔

"أم یقولون" میں أم منقطعة ہے، اور جملہ اللہ پاک کے اس ارشاد "قُلْ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا" سے متصل ہے اور ہمزہ انکار اور توبیخ کے معنی میں ہے اور بل اضراب کے لئے ہے اداء أجر سے، مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ حقِ رسالت ادا نہیں کرتے۔ بلکہ کیا کفار مکہ یہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ نے نبوت کا یا قرآن کا دعویٰ کرکے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ہے۔

"فان یشاء اللہ یختم علیٰ قلبک" یہ جملہ معترضہ ہے یہ ذکر کیا گیا ہے اس بات پر دلالت کرنے کے لئے کہ اس قسم کی افترا پردازی آپ ﷺ کی ذات سے بعید ہے اور اس قسم کی باتوں پر جرأت وہی شخص کر سکتا ہے جس کے دل پر مہر لگی ہو اور اپنے رب سے جاہل ہو۔

بہر حال وہ شخص جو بصیرت اور سمجھ والا ہوں اور اپنی رب کی معرفت اسے حاصل ہو، تو وہ اس قسم کی باتیں نہیں کرتا۔ گویا یوں کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کی ذلت ورسوائی چاہتا تو آپ کے دل پر مہر لگا دیتا تاکہ آپ اس کے خلاف بہتان باندھنے کی جرأت نہ کرتے۔

امام مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مضبوط کردے گا آپ کے دل کو صبر کے ساتھ، یہاں تک کہ آپ پر گران نہ ہوں ان کی تکالیف، اور ان (کفار) کے اس قول سے کہ آپ افتراء کرنے والے ہیں۔[29]

قتادہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو مہر لگا دیتا تیرے دل پر اور تم سے بھلا دیتا قرآن کو اور جو تمہیں عطاء کیا ہے اس کو تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بتادیا کہ اگر آپ ﷺ اللہ پر جھوٹ باندھتے تو اللہ پاک وہی کر دیتے جو اس آیت میں بیان کیا ہے۔[30]

"ویمح اللہ الباطل الخ جملہ مستانفہ ہے جو افتراء کی نفی کے لئے ذکر کیا گیا ہے جو وہ کفار کہہ رہے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر آپ ﷺ جھوٹ باندھتے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے مٹا دیتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ عادت رہی ہے کہ باطل کو مٹا دے اور حق کو باقی رکھے، اپنے وحی یا اپنے فیصلہ کے ساتھ یا اپنے وعدے کے ساتھ ان کے باطل کو ختم کرنے کا کہا ہے۔ اور آپ ﷺ کے حق کو قرآن کے ساتھ یا اپنے اس فیصلہ کے ساتھ باقی رکھنے کا جس کو کوئی لوٹا نہیں سکتا۔ کسائی کہتے ہیں کہ اس میں تقدیم و تاخیر ہے اصل عبارت یوں ہے و اللہ یمحوا الباطل الخ اور یہ کلام محل رفع میں ہے اور یہ یختم فعل مجزوم پر عطف نہیں ہے کیونکہ مٹانا کسی شرط کے ساتھ معلق نہیں ہے بلکہ مطلق وعدہ ہے اور واو کو کتابت میں حذف کر دیا گیا ہے لفظ کی اتباع کرتے ہوئے جیسا کہ اللہ پاک کے اس ارشاد ویدع الانسان[31] اور سندع الزبانیۃ[32] میں حذف کیا گیا ہے۔ اور پھر اللہ پاک نے اپنا وعدہ پورا کیا کہ ان کے باطل کو مٹا دیا اور اسلام کے کلمۃ کو بلند کر دیا اپنے احکام کو نازل فرما کر۔

بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے بھیدوں کو جاننے والا ہے امام بغوی کہتے ہیں۔ طبرانی نے ضعیف سند کے ساتھ ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں جب "قُلْ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى" نازل ہوئی بعض لوگوں کے دلوں میں عجیب خیال پیدا ہوا۔ اور کہنے لگے کہ یہ نبی ﷺ اپنے بعد اپنے اقارب پر ہمیں ترغیب دیتے ہیں، تو جبریل علیہ السلام آئے اور نبی ﷺ کو بتایا کہ وہ لوگ آپ ﷺ پر یہ الزام لگا رہے ہیں تو اللہ پاک نے یہ آیت نازل کی۔ ان لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ بے شک ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً آپ سچے ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی۔[33]

نتائج البحث

حاصل یہ کہ؛

- اہل بیت رسول اور اولاد رسول سے محبت مسلم ہے، ایمان کا تقاضا ہے۔
- البتہ اہل بیت رسول کی محبت سے دوسروں کی محبت کی نفی نہیں ہوسکتی۔
- مذکورہ آیت کا خلافت سے کوئی تعلق نہیں۔
- خاص کر خلافت کو صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات میں منحصر سمجھنا، دوسرے خلفاء کی خلافت کا انکار کرنا ایک بے بنیاد اور بلادلیل معاملہ ہے۔
- جمہور مفسرین کے نزدیک آیت مذکورہ میں اجر اپنے حقیقی معنی پر محمول ہے۔
- جبکہ قاضی صاحب رحمہ اللہ (قاضی ثناءاللہ پانی پتی) کے نزدیک آیت مذکورہ میں اجر ہم شکل ہونے کی وجہ سے مجازاً اُس پر اجر کا اطلاق کیا گیا ہے۔
- بہر حال حقیقی ہو یا مجازی، آیت مبارکہ اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا متقاضی ہے۔اور عقل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اپنے محسن کے خاندان والوں سے بھی محبت کریں۔اور ایمان کا تقاضا بھی ہے۔باقی اس سے خلافت کو ثابت کرنا بلکہ دوسروں سے نفی کرنا یہ عقلاً بھی درست نہیں ہے۔

حوالہ جات

(1) **الشوری**: 23

Al-Shooraa: 23

(2) محمد ثناءاللہ پانی پتی قاضی، **التفسیر المظہری**، (پاکستان: مکتبہ رشیدیہ، 1412ھ)، ج8ص317

Muhamad Suna Ullah Pani Pati Qazi, Altafseer Almazahari, (Pakistan: Maktaba Rashidia, 1412AH), vol 8, p 317

(3) محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحیح- صحیح البخاری**، طبع اول، (دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، ج6ص129، حدیث:4818

Muhammad Bin 'Iismail Albukhari, Aljamie Alsahih - Sahih Albukhari, (Dar Tawq Alnajat, 1422AH), vol 6, p 129, hadith: 4818

(4) حسین بن مسعود البغوی، (م:510ھ)، **معالم التنزیل فی تفسیر القرآن- تفسیر بغوی**، طبع اول، (بیروت: دار احیاء التراث، 1420ھ)، ج4ص245؛ محمد بن یعقوب فیروز آبادی، (817ھ)، **تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس**، (لبنان: دار الکتب العلمیۃ)

،ج1ص408؛ مجاہد بن جبر القرشی،(م:104ھ)، **تفسیر مجاہد**، طبع اول،(مصر: دارالفکر، 1410ھ-1989م)،ج1ص589؛ مقاتل بن سلیمان البلخی،(م:150ھ)، **تفسیر مقاتل بن سلیمان**، طبع اول،(بیروت: داراحیاءالتراث، 1423ھ)،ج3ص769؛ ضحاک بن مزاحم،(م:720ء)، **تفسیر ضحاک**،(ریاض: دارالسلام)،ص740

Hussain Bin Masood Albaghawi (510), Ma'alim Altanzil Fi Tafsir Alqurani-Tafsir Albaghawi, (Beirut: Dar 'Ihya' Alturath, 1420AH), vol 4, p 245 ; Muhammad Bin Yaqoob Firuzabadi (817), Tanwir Almiqbas Min Tafsir Ibn Eabaas, (Labnan: Dar Alkutub Al-ilmia), vol1 p 408; Mujahid Bin Jabr Alqurashi, (104), Tafsir Mujahid, (Misr: Dar Alfikr, 1410AH – 1989AD), vol 1 p 589; Muqatil Bin Sulaiman Albalkhi (150), Tafsir Muqatil Bin Sulaiman, (Beirut: Dar Ihyta Alturath, 1423), vol 3 p 769 ; Dahak Bin Muzahim, (720), Tafsir Dahak, (Riyad: Dar Alsalam), p 740

(5) **الشعراء**:109

Al-Shuara'a : 109

(6) **ص**:86

Sa'ad : 86

(7) البغوی، **تفسیر بغوی**،ج4،ص146

Albaghawi, Tafsir Albaghawi, vol 4, p 146

(8) البخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:15، حدیث:16؛ مسلم بن الحجاج القشیری،(م:261ھ)، **صحیح مسلم**،(بیروت: داراحیاءالتراث)، ج1ص66،67

Albukhari, Aljamie Alsahih, Hadith: 15, Hadithi: 16 ; Muslim Bin Alhajaaj Alqushairi (261), Sahih Muslma, (Beirut: Dar Ihia Alturath), vol 1, p 66, 67

(9) امام مجاہد، **تفسیر مجاہد**،ج1ص589

Imam Mujahid, Tafsir Majahid, vol 1, p 589

(10) البغوی، **تفسیر بغوی**،ج4،ص146

Albaghawi, Tafsir Albaghawi, vol 4, p 146

(11) احمد بن محمد الثعلبی،(م:427ھ)، **الکشف والبیان عن تفسیر القرآن-تفسیر الثعلبی**، طبع اول،(بیروت: داراحیاء التراث العربی، 1422ھ-2002م)،ج8ص310

Ahmad Bin Muhamad Althalabi (427), Alkashf Walbayan Fi Tafsir Alquran - Tafsir Althalabi, (Beirut: Dar Iha Alturath Alarabi, 1422AH-2002AD), vol 8, p 310

(12)عبد الرحمن بن محمد، ابن ابی حاتم، (المتوفی 327ھ)، **تفسیر القرآن العظیم**، (سعودیہ: مکتبہ نزار)، ج10، ص3276؛ سلیمان بن احمد الطبرانی، (المتوفی 360ھ)، **المعجم الکبیر**، (قاہرہ: مکتبہ ابن تیمیہ)، ج3 ص47؛ الثعلبی، **تفسیر الثعلبی**، ج8 ص310؛ قاضی ثناء اللہ، **التفسیر المظہری**، ج8 ص318

حکم: ابن ابی حاتم نے اس کو ضعیف کہا ہے، حوالہ بالا

Ab Urrahman Bin Muhammad, ibn Abi Hatam (327), Tafsir Alquran Al-azeem, (Saudia: Maktaba Nazar), vol 10, p 3276 ; Sulaiman Bin Ahmad Al-tabrani (360), Almujam Alkabir, (Alqahira: Maktaba Ibn Taymia), vol 3 p 47 ; Althalabi, Tafsir Althalabi, vol 8, p 310; Qazi Sana Ullah, Altafsir Almazhari, vol 8, p 318

(13)فضل ابن الحسن الطبرسی، **مجمع البیان فی تفسیر القرآن**، طبع اول، (بیروت: دار المرتضیٰ، 1427ھ-2006م)، ج9 ص38؛ عبد علی بن جمعہ الحویزی، تفسیر نور الثقلین، (مؤسسۃ التاریخ العربی)، ج4 ص574- 576

Fazal Bin Hasan Altabrisi, Majma Albayan Fi Tafsir Alquran, (Beirut: Dar Almurtazaa, 1427AH – 2006AD), vol 9, p 38 ; Abd Ali Bin Juma Alhuwaizi, Tafsir Noor Alsaqalain, (Muassasa Altaarikh Al-arabi), vol 4 p 574-576

(14)عبد اللہ ابن عدی الجرجانی، (م: 365ھ)، **الکامل فی ضعفاء الرجال**، طبع اول، (بیروت: الکتب العلمیۃ، 1418ھ-1997م)، ج3 ص529، مادۃ: 621 ؛ احمد بن محمد ابن حنبل، (م: 241ھ)، **فضائل الصحابۃ**، طبع اول، (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، 1403ھ-1983م)، ج1 ص339، حدیث: 487

Abdullah Bin adi Aljurjani, (365h), Alkamil Fi Duafa Alrijal, (Beirut: Alkutub Al-ilmia, 1418AH – 1997Ad), vol 3, p 529, Maada: 621 ; Ahmad Bin Muhammad Bin Hanbal, (241), Fadail Al-sahaba, (Beirut: Muasasa Alrisala, 1403hAH- 1983mAD), vol 1 p 339, Hadith: 487

(15)علی بن الحسن، ابن عساکر (المتوفی 571ھ) **تاریخ دمشق**، (بیروت: دار الفکر)۔، ج30 ص144

حکم: علامہ ہیثمی نے اس کی سند پر کلام کیا ہے

Ali Bin Alhassan, Ibn Asakir (571), Tarikh Dimashq, (Beirut: Dar Alfikr), vol 30, p 144.

(16)احمد بن شعیب النسائی، (م: 303ھ)، **السنن الصغریٰ**، طبع دوم، (حلب: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، 1406ھ-1986م)، ج، ص116

حکم: یہ حدیث **صحیح بخاری** ج1 ص12 میں بھی موجود ہے۔

Ahmad Bin Shuib Alnasai (303), Alsunan Alsughraa, (Halab: Maktab Almatbuaat Al'islamia, 1406AH – 1986AD), vol, p. 116

(17)الطبرانی، **المعجم الاوسط**، (مکتبۃ العلوم والحکم)، ج3 ص76

حکم: علامہ ہیثمی نے اس کی سند پر کلام کیا ہے

Altabrani, Almujam Al'awsat, (Maktaba Al-uloom Walhikam), vol 3, p 76

(18)امام مسلم، **الصحیح**، ج4، ص1873

Imam Muslim, Al-sahih, vol 4, p 1873

(19) البغوی، **تفسیر بغوی**، ج4، ص144

Albaghawi, Tafsir Albaghawi, vol 4, p 144

(20) **الشوری**: 20

Alshooraa: 20

(21) احمد بن حنبل، **المسند**، (مؤسسۃ الرسالۃ)، حدیث: 21220، ج35 ص145؛ محمد بن عبداللہ، حاکم نیشاپوری (المتوفی 405ھ)، **المستدرک علی الصحیحین**، الطبعۃ الاولی 1411ھ-1990م، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ)، حدیث: 7862، ج4 ص346

حکم: صحیح (امام ذہبی)

Ahmad Bin Hanbal, Al-musnad, (Muassasa Alrisala), Hadith: 21220, vol 35 p 145 ; Muhamad Bin Abdullah, Hakim Alnishaoori (405), Almustadrak ala Alsahihain, 1411AH 1990AD, (Beirut: Dar Alkutub Al-ilmia), hadith: 7862, vol 1. 4, p 346

(22) الطبرانی، **المعجم الکبیر**، حدیث: 11061، ج11، ص65؛ الحاکم، **المستدرک**، حدیث: 4639، ج3 ص138

حکم: امام حاکم نے اس کو صحیح الاسناد کہا ہے

Altabrani, Almujam Alkabir, Hadith: 11061, vol 11, p 65; Alhakim, Almustadrak, Hadith: 4639, vol 3, p 138.

(23) الطبرانی، **المعجم الکبیر**، ج5، ص170

حکم: علامہ ہیثمی نے اس کی سند پر کلام کیا ہے

Altabrani, Almujam Alkabir, vol 5, p 170

(24) امام اخفش الاوسط المعتزلی، (م: 215ھ)، **معانی القرآن**، طبع اول، (قاہرۃ: مکتبہ خانجی، 1411ھ-1990م)، ج2 ص510

Imam Akhfash Al'awsat Almutazili, (215), Ma'ani Alquran, (Qahira: Maktaba Khanji, 1411AH – 1990AD), vol 2, p 510

(25) امام مسلم، **الصحیح**، ج4، ص1873

Imam Muslim, Alsahih, vol 4, p 1873

(26) عبداللہ بن عمر البیضاوی، (م: 685ھ)، **انوار التنزیل واسرار التاویل- تفسیر بیضاوی**، طبع اول، (بیروت: دار احیاء التراث العربی)، ج5 ص80

Abdullah Bin Umar Albaidawi, (685), Anwar Altanzil Wa Asrar Altawil - Tafsir Albaidawi, (Beirut: Dar Ihya Alturath Al-arabi), vol 5 p 80

(27) البخاری، **الصحیح**، ج5، ص20

Albukhari, Alsahih, vol 5, p 20

(28) **الفتح**: 2

Al-fatah: 2

(29)البغوی، *تفسیر بغوی*، ج4، ص145

Al-baghawi. Tfsir Baghawi. Vol 4. P 145

(30)البغوی، *تفسیر بغوی*، ج4، ص145

Al-baghawi. Tfsir Baghawi. Vol 4. P 145

(31)*الاسراء*:11

Al-Isra'a: 11

(32)*العلق*:18

Al-Alaq:18

(33)البغوی، *تفسیر بغوی*، ج4، ص145

Al-baghawi. Tfsir Baghawi. Vol 4. P 145